محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ اْلاَلَدُّ الْخَصِمُ (مشکوٰۃ ، باب الاقضیۃ والشہادات)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ غضب وہ شخص ہے ، جو سخت جھگڑالو ہو۔

اسلام ، شائستگی ، متانت اور نرمی ولینت کا مذہب ہے ۔ لوگوں کو بہترین تہذیب اور عمدہ ترین ثقافت کا درس دیتا ہے اور تلقین کرتا ہے کہ رفق و ملاطفت کو اپنائیں ، ہر موقعے پر شریفانہ اخلاق کے حامل ہونے کا ثبوت بہم پہنچائیں اور ہر گوشۂ زندگی میں اونچے کردار کا مظاہرہ کریں ، ان کا قول ہم آہنگِ عمل اور ظاہر مطابقِ باطن ہونا چاہیے ۔ لڑائی جھگڑے ، گالی گلوچ اور بدزبانی وفحش گوئی سے اسلام کو شدید نفرت ہے ۔ اس کی تعلیمات کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ خود بھی امن وسلامتی کی زندگی بسر کرو ، دوسروں کو بھی اسی صراطِ مستقیم پر چلتے رہنے کی تاکید کرو ۔ جو لوگ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنے کاروانِ حیات کو ان خطوط پر چلانے کا فیصلہ کر لیتے ہیں ، وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھی پسندیدہ ہیں اور معاشرے میں بھی ان کو لائقِ احترام اور قابلِ اکرام گردانا جاتا ہے ۔ اس کے برعکس جو لوگ دنگا فساد کو اپنا معمول ٹھہرا لیتے اور بغض وعداوت کی راہ پر چل پڑتے ہیں ، وہ بارگاہِ خداوندی میں بھی قابلِ مذمت ہیں اور انسانی معاشرے میں بھی ان کو نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں یہی بات بیان کی گئی ہے کہ جو شخص جھگڑے فساد پر تیار رہتا ہے وہ اللہ کے نزدیک نہایت قابلِ نفرت شخص ہے ۔ قرآن مجید میں الد الخصام یعنی سخت جھگڑالو اور بات بات پر الجھنے اور ضد کرنے والے شخص کی مذمت فرمائی گئی ہے ۔ حدیث میں بھی آنحضرت کا یہی ارشادِ گرامی ہے۔

لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد بہت بڑا معاشرتی عیب ہے ۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت آمادۂ

ہتے ہیں، کوئی انھیں سمجھانے کی کوشش کرے تو الٹا اس کے درپے آزار ہو جاتے ہیں، دوسرے کی دلخراشی
یب جوئی ان کا معمول بن جاتا ہے۔ وہ دھونس دھاندلی اور ہنگامے سے لوگوں کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں۔
بلے میں کمزور آدمی ہو تو چرب زبانی اور تیز کلامی سے اس کو دبا لیتے ہیں، اگر زور دار آدمی سے واسطہ پڑے
ب جاتے ہیں۔

یہ نہایت غلط اور مذموم عادت ہے۔ ایسا شخص صحیح بات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے محروم رہتا ہے۔ بات
ت تک اسی صورت میں پہنچا جا سکتا ہے جب کہ اپنے آپ کو دوسرے کی بات سننے اور سمجھنے پر آمادہ کیا جائے، اور
ہاسے کو آخری اور حتمی قرار دیا جائے، بلکہ اس میں غلطی کے امکان کو ہر وقت پیش نگاہ رکھا جائے۔

جھگڑے، فساد اور ضد کا انجام ہمیشہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اپنی بات پر اڑے رہنا اور دوسرے کی پروا
رنا غلط نتائج ظاہر کرنے کا سبب بنتا ہے۔

بہتر شخص وہ ہے جس کے قول و عمل میں حلم، بردباری اور متانت نمایاں ہو، اور کسی کو جسمانی، ذہنی،
ی اور قلبی اذیت میں مبتلا نہ کرے۔